قضا روزے کی نیت کب تک کی جاسکتی ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0511

تاریخ اجراء: 08شعبان المعظم1446ھ /07فروری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک اسلامی بہن کے رمضان کے کچھ روزے قضا ہیں جنہیں وہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے سوالات یہ ہیں:

(1) قضا روزے کی نیت کب تک کی جاسکتی ہے؟

(2) اگر کسی کے گزشتہ رمضان کے کچھ روزے باقی ہوں اور دوسرا رمضان شروع ہو جائے، تو کیا وہ پہلے قضا روزے مکمل کرے یا موجودہ رمضان کے روزے رکھے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

(1) قضا روزہ رکھنے کے لیے رات میں ہی یا پھر عین طلوعِ فجر کے وقت نیت کرنا ضروری ہے، اس کے بعد کی جانے والی نیت سے یہ روزہ ادا نہیں ہو گا۔

(2) اگر کسی کے رمضان کے قضا روزے باقی ہوں اور اگلا رمضان آجائے تو اس صورت میں آنے والے رمضان کے روزے پہلے رکھنا ضروری ہیں، قضا روزوں کی نیت کرنا اس وقت ناجائز و حرام ہے، اگر کوئی شخص قضا روزوں کی نیت کرتا ہے تو بھی اس کا روزہ موجودہ رمضان کا ہی شمار ہو گا، اور اس نیت کی وجہ سے وہ گنہگار ہو گا۔ پچھلے رمضان کے قضا روزے اس رمضان کے بعد ہی ادا کیے جاسکتے ہیں۔

دلائل درج ذیل ہیں:

<u>قضا روزے کی نیت کے وقت</u> سے متعلق تحفۃ الفقہاء، کنز اور اس کی شرح تبیین میں ہے، والنص للتبیین: ”(و ما بقي لم يجز إلا بنية معينة مبيتة) أي ما عدا ما ذكرنا من الأنواع لم يجز إلا بنية معينة مبيتة من الليل وهي قضاء رمضان والكفارات والنذر المطلق إذ ليس لها وقت متعين لها فلم يتعين لها إلا

بنية من الليل أو بنية مقارنة لطلوع الفجر فلم تصح بنية من النهار" ترجمہ: اور بقیہ روزے رات میں ان کی تعیین کے ساتھ نیت کیے بغیر ادا نہیں ہوں گے، یعنی ہم نے روزوں کی جو اقسام ذکر کیں ان کے علاوہ بقیہ روزے رات میں ان کی تعیین کے ساتھ نیت کرنے سے ادا ہوں گے، اور وہ بقیہ قضائے رمضان، کفارات، نذر مطلق کے روزے ہیں، کیونکہ ان کے لیے کوئی معین وقت نہیں تو یہ رات میں یا فجر طلوع ہونے کے وقت نیت کرنے سے متعین ہوتے ہیں تو دن میں نیت کرنے سے ادا نہیں ہو سکتے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج 1، ص 316، طبع بولاق، قاھرہ)

بہار شریعت میں ہے: "قضائے رمضان اور نذر غیر معیّن اور نفل کی قضا۔۔۔ ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیّت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے، خاص اس معیّن کی نیّت کرے اور اُن روزوں کی نیّت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 971، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ادا روزوں کو قضا پر مقدم کرنے سے متعلق نہر الفائق، در مختار، **مجمع الانھر** میں ہے، والنص للآخر: "(فان اخرہ) ای القضاء (حتی جاء) رمضان (آخر قدم الاداء) علی القضاء بالاجماع لانہ وقتہ" ترجمہ: پھر اگر قضا روزوں کو مؤخر کیا حتی کہ دوسرا رمضان آ گیا تو بالاجماع ادا روزوں کو مقدم کرے گا کہ یہ اسی کا وقت ہے۔ (مجمع الانھر شرح ملتقی الابھر، ج 1، ص 250، دار احیاء التراث العربی)

رد المحتار میں ہے: "الظاهر الوجوب لما مر أول الصوم من أنه لو نوى النفل أو واجبا آخر يخشى عليه الكفر، تامل" ترجمہ: ظاہر وجوب ہے کیونکہ روزے کے بیان کے شروع میں پہلے بیان ہو چکا کہ اگر کوئی (رمضان میں) نفل یا دوسرے کسی واجب روزے کی نیت کرے تو اس پر کفر کا خوف ہے، غور کریں۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 3، ص 465، طبع کوئٹہ)

بلکہ اگر قضا کی نیت کر بھی لی تو بھی رواں رمضان کا روزہ ہی ادا ہو گا۔ نور الایضاح و مراقی الفلاح میں ہے: "(فان جاء رمضان آخر) ولم يقض الفائت (قدم) الاداء (على القضاء) شرعاً حتى لو نواه عن القضاء **لا يقع الا عن الاداء** كما تقدم" ترجمہ: اگر دوسرا رمضان آ گیا اور قضا روزہ نہ رکھا تھا تو شرعاً ادا روزے کو قضا پر مقدم کرے حتی کہ اگر اس نے قضا روزے کی نیت کی تو ادا ہی واقع ہو گا جیسا کہ گزرا۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص 259، المکتبۃ العصریۃ)

تبیین الحقائق میں ہے: ”صام رمضان الثانی لانہ فی وقتہ وھو **لا یقبل غیرہ** ثم صام القضاء بعدہ لانہ وقت القضاء“ ترجمہ: دوسرے رمضان کے روزے رکھے کہ یہ اسی کا وقت ہے اور یہ وقت ادا کے سوا کسی اور روزے کی صلاحیت نہیں رکھتا، پھر اس کے بعد قضا روزے رکھے کیونکہ وہ قضا کا وقت ہے۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج1، ص336، طبع بولاق، قاھرہ)

بہار شریعت میں ہے: ”حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں۔۔۔ اور اگر روزے نہ رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو اب پہلے اس رمضان کے روزے رکھ لے، قضا نہ رکھے، بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قضا کی نیّت کی جب بھی قضا نہیں بلکہ اُسی رمضان کے روزے ہیں۔“ (بہار شریعت، ج1، ص1004، 1005، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم